پرچہ مشکوٰۃ شریف سالانہ ۲۰۱۶

سوال نمبر ۱

جز (۱)

ترجمہ عبارت:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا فنا ہو جانا آسان ہے ایک مرد مسلمان کے قتل کرنے سے.

دنیا: فُعلیٰ کے وزن پر ہے اصل میں دنوی تھا واؤ کو یا سے بدلا تو دنیا ہو گیا. ہیفت اقسام: ناقص

دنیا کا لغوی معنی: دنو سے مشتق ہے جس کا معنی ہے قریب

اصطلاحی معنی: یہ آخرت کی ضد ہے فنا ہو جانے والے جہان کو کہتے ہیں

وجہ تسمیہ: دنیا کا معنی ہے قریب ہونا چونکہ یہ فنا ہونے کے قریب ہے اس لیے اس کو دنیا کہتے ہیں.

جز (۲)

قتل مومن سے زوال دنیا اھون کیوں ہے؟:

قتل مومن سے زوال دنیا اھون اس لیے ہے کہ ایک عارف باللہ کا قتل ساری دنیا کی بربادی سے سخت تر ہے کیونکہ دنیا عارفین ہی کے لیے تو بنی ہے تاکہ وہ اس میں غور و فکر کر کے عرفان میں اضافہ کریں۔ اور یہاں اعمال کر کے آخرت میں کمال حاصل کریں. دو کہا کی ہلاکت بارات کی ہلاکت سے سخت تر ہے کہ مقصود وہ ہی بلبرات ہے.

جز (۳)

قتل ناحق کی مذمت میں تین احادیث:

(۱) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آسمان و زمین کے تمام رہنے والے ایک مومن کا خون بہانے میں شریک ہو جائیں تو اللہ ان کو دوزخ کی آگ میں ڈال دیگا.

۲ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون کرنا جائز نہیں
مگر تین خصلتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے
1 محصن ہونے کے بعد زنا کرنا 2 اسلام کے بعد کفر اختیار کرنا
3 کسی کو ناحق قتل کرنا جس کے بدلے اسے قتل کیا جائے
۳ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ہمیشہ تیز رفتار اور نیکی کرنے
والا ہوتا ہے جب تک وہ حرام خون کو نہ پہنچے۔ پس جب وہ حرام خون
کو پہنچ جاتا ہے تو سست رفتار ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 2

جز ۱

ترجمہ حدیث:

جب سلام کرے تم پر یہودی تو کہو وعلیکم:

مفہوم:

یہ ہے کہ جب یہودی سلام کرے تو تم وعلیکم کہو۔ کیونکہ اہل کتاب
مسلمانوں کو سلام کرتے وقت کہتے تھے السام علیکم اس لیے حکم دیا گیا ہے کہ
تم صرف وعلیکم کہو تاکہ جو انہوں نے تمہیں بددعا دی وہ انہیں تک پہنچے

جز ۲

علیکم سے مراد:

اس سے مراد ہے علیکم السام یعنی تم پر موت آئے۔

جز ۳

بعض روایات:

جن روایات میں علیکم سے پہلے واؤ نہیں
ہے وہ راجح ہیں

واؤ والی روایت کے مطابق معنی: وہ موت تم پر آئے
واؤ کے بغیر معنی: تم مر جاؤ۔ تو یہ ابتداً بددعا ہے۔

سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت۔

مفہوم:

اس کا مفہوم یہ ہے کہ عموماً مومن دنیا میں مصائب و مشکلات کا شکار رہتے ہیں تو گویا وہ ان کے لیے قید ہے اور کافر دولت مند کے لیے دنیا راحت و سکون ہے تو گویا وہ ان کے لیے جنت ہے۔

جز 2:

تفصیلی بحث:

مومن کے لیے جو نعمتیں جنت کے اندر تیار ہیں دنیا کی نعمتیں کتنی ہی اعلیٰ کیوں نہ ہوں ان کے مقابلے میں چھوٹی ہیں اس لیے دنیا مومن کے لیے جیل اور قید خانہ ہے۔

کافر کے لیے جو دوزخ ہے اگرچہ دنیا میں اس کے لیے آرام و سکون ہے وہ ان کے لیے بایں معنی جنت ہے کہ آگے والا عذاب دائمی ہے اور لمحہ بھر بھی اس میں راحت و سکون نہیں ہے

پرچہ مشکوۃ شریف ضمنی 2016

سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت ابن عباس سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدوں میں حدیں نہ قائم کی جائیں بیٹے کا باپ سے قصاص نہ لیا جائے

لا یقام الحدود کی علت و حکمت:

مسجد نماز اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بنائی گئی ہے اس لیے دوسرے کام اس میں نہیں ہوں گے۔
نیز حد لگانے کی صورت میں بھاگنا، چیخنا، چلانا ممکن ہے۔

جز 2:

لا یقاد میں اختلاف ائمہ:

امام مالک کا مذہب:

اگر باپ نے بیٹے کو ذبح کیا تو باپ سے قصاص لیا جائیگا۔

باقی ائمہ کا مذہب:

باقی ائمہ قصاص نہ لینے کے قائل ہیں۔

یہ حدیث کن ائمہ کی دلیل ہے:

یہ امام مالک کے علاوہ باقی ائمہ کی دلیل ہے۔

سوال نمبر 3

جز 1

غیر محرم خواتین کو سلام کرنا:

جائز نہیں ہے۔

تفصیل

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر محرم خواتین کو سلام فرمانا:

اسکے دو جواب ہیں:

پہلا جواب: ممکن ہے کہ ان عورتوں کے اندر بعض عورتیں ایسی ہوں جن سے آپ کا رشتہ رضاعت ہو۔ آپ نے انکی نیت کر کے سلام کیا ہو۔

دوسرا جواب: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لیے بمنزلہ باپ کے ہیں لہذا وہ عورتیں غیر محرم نہیں ہیں:

جز ۲:

غیر محرم عورتیں سلام کا جواب دیں یا نہ دیں:

اگر غیر محرم عورتوں کو سلام کیا گیا تو وہ اس کا جواب نہ دیں:

تفصیل:

غیر محرم بوڑھیوں کو سلام کرنے میں حرج نہیں تاہم اگر فتنے وغیرہ کا خدشہ ہو تو احتراز کریں

سوال نمبر ۳

جز ۱:

ترجمہ حدیث:

امام مالک سے روایت ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت لقمان سے کہا گیا کہ آپ کو اس اعلیٰ درجہ تک کس چیز نے پہنچایا تو آپ نے کہا سچی بات، امانت، اور بیہودہ گفتگو کو چھوڑ دینا۔

تعارف:

اس کے اندر اختلاف ہے راجح یہ ہے کہ حضرت لقمان دانا حکیم تھے نبی نہ تھے: لیکن چونکہ 2000 انبیاء کرام کے شاگرد رہے تھے انکی با برکت صحبت کی وجہ سے. دانائی اور حکمت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوئے۔

جز ۲

خط کشیدہ جملہ کی ترکیب نحوی: (ما بلغ بک مانری)

ما موصولہ ہے اور بلغ کا فاعل ھو ضمیر ہے بک میں باء زائدہ ہے یا مفعول ثانی کی طرف متعدی کرنے کے لیے ہے اور مانری مفعول ثانی ہے

بک میں باء:

اسکی دو صورتیں ہیں

1 باء زائدہ بھی بن سکتی ہے.

2 باء تعدیہ کے لیے بھی بن سکتی ہے،

جز ۳

ترک مالا یعنی سے مراد:

ان کلمات سے مراد ہر وہ بات ہے جو گناہ کی طرف لے جائے. خواہ جائز ہی کیوں نہ ہو اس کو چھوڑ دینا چاہیے:

پوری حدیث کا مطلب:

بے فائدہ بے مقصد گفتگو سے بچنا یعنی وہ گفتگو کرنا. دینی لحاظ سے نقصان دہ نہ ہو وہ گفتگو جسے فضول بے فائدہ کہا جاتا ہے، اس سے پرہیز کرنا

پرچہ مشکوۃ شریف سالانہ 2015

سوالنمبر 1

جز(ا):

اعراب: ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے
مرد کی مسلمان کے قتل پر آدھے کلمہ کے ساتھ وہ آدمی اللہ تعالیٰ سے
اس حال میں ملے گا کہ اسکی آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ
کی رحمت سے مایوس ہے.

شطر سے مراد:

1 آدھا ۔ مثلا اقتل کی بجائے اق کہے

2 کلمہ کا اتنا حصہ جس سے قتل کا حکم پوری طرح ظاہر نہ ہو.

شطر کی ترکیب:

یہ منصوب بنزع الخافض ہے اصل میں بشطر تھا
اور مفعول فیہ بھی بن سکتا ہے

جز(ب)

قتل ناحق کی مذمت پر احادیث کی روشنی میں مفصل نوٹ:

مومن کی جان انتہائی قیمتی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لزوال
الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم
لہذا مومن کو ناحق مارنا، اور اس کی جان سے کھیلنا ۔ ایک جان نہیں بلکہ پوری
دنیا کو ختم کرنے کے مترادف ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا من قتل نفسا بغیر
نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں فرمایا۔ قیامت کے دن مقتول قاتل
کے بالوں سے کھینچ کر اسکو رب تعالیٰ کی بارگاہ میں لے جائیگا اور کہے گا
اے اللہ مجھے جان تونے دی تھی اسکو کس نے حق دیا کہ اس کے ساتھ کھیلے.

سوال نمبر ۳

جز (۱)

ترجمہ حدیث:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کے بارے میں اگر (چوری کرے) پہلی بار تو اسکا ہاتھ کاٹو۔ پھر اگر دوسری بار کرے تو اسکا پاؤں کاٹو۔ پھر اگر (چوری کرے) تیسری بار تو اسکا دایاں ہاتھ کاٹو۔ پھر بھی اگر (چوری کرے) چوتھی بار تو اسکا بایاں پاؤں کاٹو۔

تیسری چوری پر ہاتھ کاٹنے میں اختلاف ائمہ:

امام شافعی کے نزدیک:

تیسری اور چوتھی بار چوری کرنے پر ہاتھ اور پاؤں کاٹے جائیں گے

باقی ائمہ کے نزدیک:

دوبارہ چوری کرنے پر ہاتھ اور پاؤں کاٹے جائیں گے اسکے بعد اس کے ہاتھ اور پاؤں نہیں کاٹے جائیں گے بلکہ ہمیشہ جیل میں رکھا جائے گا۔

دلیل: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول مجھے شرم آتی ہے کہ اسکا ہاتھ پاؤں نہ ہو جس سے وہ استنجا کرے اور چلے آپ باقی صحابہ سے بحث کی تو غالب آگئے۔ لہذا اس پر صحابہ کا اتفاق ہوگیا۔

جز ۲

حدیث مذکور کن کی مؤید ہے:

یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے۔

امام شافعی کی دلیل کا جواب:

اسکے دو جواب ہیں:

۱۔ امام طحاوی نے اس حدیث کو ضعیف کہا۔

2 نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری اور چوتھی بار جو حکم دیا تھا یہ حکم تشریعی

نہیں ہے بلکہ سیاست پر محمول ہے۔ حاکم اگر اس میں بہتری سمجھے تو یہ کر سکتا ہے۔

پہلی بار کونسا ہاتھ کاٹیں گے:

پہلی بار ( ) ہاتھ کاٹا جائے گا

دایاں

ہاتھ کا کیا کریں:

فتح القدیر وغیرہ میں تصریح ہے کہ اس ہاتھ کو دفن کیا جائے

کیونکہ انسان کا عضو ہے اسکی بے حرمتی نہ ہو

بعض حضرات نے کہا اگر چور لینا چاہے تو لے سکتا ہے اسکو دے دیا جائے۔

سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء و مہاجرین

قیامت کے دن دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے

تشریح:

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ فقراء و مہاجرین قیامت کے دن باقی لوگوں

سے جنت میں پہلے جائیں گے۔ کیونکہ دولت مند حساب و کتاب میں مصروف

ہوں گے تو اس دوران فقراء، مہاجرین کو حساب و کتاب نہ ہونے کی وجہ سے جنت

میں لے جایا جائے گا۔

جز 2

دونوں احادیث میں تعارض:

دونوں احادیث میں تعارض اس

طرح ہے کہ پانچ سو والی حدیث یا تو ان فقراء مہاجرین کے بارے میں ہے

جو مذکورہ فقراء سے اعلیٰ و افضل ہوں گے۔ یا دونوں میں حد بندی نہیں

بلکہ بہت لمبا زمانہ جنت کے اندر پہلے جانا مراد ہے۔

پرچہ مشکوۃ شریف ضمنی 2017

سوال نمبر 1

جز الف:

ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین نام قیامت کے دن اللہ تعالی کے ہاں اس آدمی کا ہے جسکا نام ہوگا بادشاہوں کا بادشاہ۔

خط کشیدہ کی صرفی و معنوی تشریح:

ملک الاملاک:

املاک ملک کی جمع ہے اس کا معنی ہے بادشاہوں کا بادشاہ یعنی سب کا بڑا جسے فارسی میں شہنشاہ کہتے ہیں۔

جز ب:

خط کشیدہ نام ممنوع کیوں:

یہ نام رب تعالی کی عظمت کے لائق ہے اس لیے یہ نام رکھنے سے روکا گیا ہے۔

جز ج:

درج ذیل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جمیلہ	خوبصورت	برہ	نیک
عاصیہ	بے فرمان	رباح	فائدہ مند
شہنشاہ	بادشاہوں کا بادشاہ	یسار	آسانی
حزن	پریشانی	حارث	کوشش کرنے والا
مباح نام:	جمیلہ ، حارث		
منہی عنہ	ان دو (جمیلہ، حارث) کے علاوہ باقی سب منہی عنہ ہیں		

ہی

نہی کی وجہ:

1 بعض میں یہ ہے کہ یہ نام رب تعالیٰ کی صفت ہے جیسے شہنشاہ

2 اس سے بندے کی بے فرمانی ظاہر ہوتی ہے جیسے عاصیہ

جبکہ رب تعالیٰ کی بندگی کا تقاضا یہ ہے کہ بندے سے فرمانبرداری ظاہر ہو

3 بعض میں یہ ہے کہ بدفالی نکلتی ہے مثلاً حزن نام رکھا جائے تو گھر

میں فتنے ظاہر ہوتے ہیں

سوال نمبر 2

جز الف:

ترجمہ حدیث:

دنیا کا زائل ہو جانا زیادہ آسان ہے اللہ پر

مسلمان آدمی کے قتل کیے جانے سے۔

تشریح:

اس حدیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ قتل ناحق کی شدت، سختی

اور گناہ پوری دنیا کے خاتمے سے زیادہ ہے

جز ب، ج

یہ دونوں جز سالانہ پرچہ 2016 سوال نمبر 2 جز ا، ۲، ۳

میں گزر چکے ہیں:

سوال نمبر 3

جز الف:

ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی اگر کسی

چٹان میں چھپ کر کوئی عمل کرے جس کا نہ کوئی دروازہ ہو اور نہ کوئی سوراخ

تو وہ عمل لوگوں تک پہنچ جائے گا۔

جیسا کہ اس نے قدرت کے پاس پسیوں راستے ہیں

تشریح:

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بندے کا عمل جب رب تعالیٰ ظاہر فرمانا چاہے تو وہ کسی راستے کا پابند نہیں ہے لہٰذا بندہ خشوع و خضوع میں ڈوب کر محض رضائے الٰہی کے لیے عمل کرے اگر قدرت اسے پھیلانا چاہے تو اس کے

حدیث سے مقصود و مراد:

حدیث کا مقصد یہ ہے کہ رب تعالیٰ جبکی نیکی کو پھیلانا چاہے اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

جز ب:

خط کشیدہ الفاظ کی ترکیب نحوی: (کائنا ما کان)

کائنا فرج کے فاعل سے حال بن رہا ہے۔ اور ما کان کائنا کی خبر ہے۔ اور کان تامہ ہے۔

جز ج:

کوۃ:

ک کی فتح کے ساتھ۔ اور پیش کے ساتھ بھی آیا ہے۔

معنی: جالے کو الماری کو کہتے ہیں جو بند ہو یا دونکلی ہوئی ہو

کوۃ اس

اگر پیش کے ساتھ پڑھیں تو اس جالے کو کہیں گے جو باہر نکلا ہوا بند نہ ہو۔

پرچہ مشکوۃ شریف سالانہ 2016

سوال نمبر 1

یہ مکمل سوال پرچہ ضمنی 2014 سوال نمبر 1 میں گزر چکا ہے۔

سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بے دینوں کو لایا گیا آپ نے انہیں آگ میں جلایا یہ بات حضرت ابن عباس تک پہنچی انہوں نے فرمایا اگر میں ہوتا تو میں انہیں نہ جلاتا کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے عذاب نہ دو۔ اور میں انہیں قتل کرتا۔ کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دین بدلائے اسے قتل کردو۔

زنادقہ کے عقائد کے بارے میں اقوال:

مختلف اقوال ہیں۔

1 بعض نے کہا کہ یہ مجوسیوں کا ایک فرقہ ہے۔

2 بعض نے کہا اسلام سے مرتد ہونے والے مراد ہیں۔ اور راجح بھی یہی ہے کیونکہ حدیث میں ہے من بدل دینہ فاقتلوہ۔ کہ جس نے دین اسلام کو بدلا تو اسے قتل کردو۔ کیونکہ یہ مرتد ہوا۔

جز 2

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں ایسی سزا کیوں دی:

بعض روایات میں ہے کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا کہنے لگے۔ تو آپ نے گڑھا کھود کر آگ جلا کر انہیں جلایا۔ اور یہ آپکا اجتہاد تھا اور دوسروں کو ایسے فعل سے عبرت دلانا تھا ممکن ہے کہ آپ تک یہ حدیث نہ پہنچی ہو کیونکہ بعض روایات میں ہے کہ جب آپ کو حضرت عباس کے اس انکار کا پتہ چلا تو فرمایا کہ انہوں نے ٹھیک کہا۔

سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے یہاں تک کہ میرے ایک چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابو عمیر تیری چڑیا کا کیا ہوا اسکی ایک چڑیا تھی جس کے ساتھ وہ کھیلتا تھا وہ مر گئی

مزاح کا لغوی معنی:

غیر کے ساتھ خوش طبعی کرنا

اصطلاحی معنی:

ایسی کلام جو باعث نصیحت ہو اور اس میں دل لگی ہو

جز 2:

حدیث مبارکہ سے ثابت ہونے والے تین مسائل:

1 کسی پرندے کو روکے رکھنا جب کہ اس کی خوراک وغیرہ کا خیال رکھا جائے

2 بچوں کے ساتھ شفقت، پیار کرنا، دل لگی یہ عمدہ اور اعلیٰ اخلاق کا اظہار کرنا ہے

3 نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کا ظاہر ہو رہا ہیں۔

پرچہ مشکوۃ شریف فقہ 2016

سوال نمبر 4

جز ا

ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کے ہاتھ دینار کی چوتھائی یا اس سے زیادہ چوری پر ہی کاٹے جائیں گے۔

سرقہ کا لغوی معنی:

کسی سے کوئی چیز چھپا کے لینا

اصطلاحی معنی:

مال محفوظ کو چھپ چھپا کے لینا

جز ب:

کتنی مقدار پہ چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا:

اس بارے ائمہ کا اختلاف ہے کہ کتنی مالیت کی چیز چرانے پر ہاتھ کاٹا جائے۔

امام شافعی کے نزدیک:

چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ چوری کرنے پر قطع ید ہے۔

امام مالک و احمد کے نزدیک:

چوتھائی دینار یا تین دینار پر قطع ید ہے

دلیل:

امام مالک و احمد کی دلیل یہی مذکور حدیث ہے۔

احناف:

دس درہم یا اس سے زیادہ مالیت کی چوری پر قطع ید ہے

دلیل: لا قطع فی اقل من عشرۃ دراہم۔ (مسند احمد)

احناف کا جواب:

ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں۔
کہ دینار کی مالیت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے کبھی ربع دینار ۱۰ درہم تک
ہو جاتا ہے اس لیے مالیت کی مقدار ۱۰ درہم ہو۔

سوال نمبر 2

جز ۱

ترجمہ حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ایک شخص اپنے دوست
یا بھائی کو ملتا ہے تو کیا اس کے لیے جھک جائے فرمایا نہیں کیا اس کے ساتھ
بغل گیر ہو فرمایا نہیں کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کا مصافحہ کرے فرمایا ہاں

خط کشیدہ الفاظ کی تشریح:

یقبلہ:

یہ تقبیل سے فعل مضارع کا صیغہ ہے معنی ہے بوسہ لینا

یصافح:

یہ مصافحہ سے فعل مضارع ہے معنی ہے ہاتھ ملانا

جز ۲:

دوسروں کے ہاتھ چومنا کیسا:

اگر بزرگ ہو اور چومنے
والے کی نیت بھی ٹھیک ہو اور جس کا ہاتھ چوم رہا ہے اس میں غرور و تکبر
پیدا نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ جائز ہے

حدیث مبارکہ اس کے موافق یا معارض:

حدیث اس کی نفی کرتی ہے
کیونکہ حدیث کے اندر مطلق چومنا ہے اور بہتر بھی یہی ہے کہ آج کل ان چیزوں
سے گریز کیا جائے

سوال نمبر 3

جز ا:

ترجمہ حدیث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے وہ کھڑا ہوا ہو تو بیٹھ جائے اس سے اگر غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے.

جز ب:

غصے کے وقت بیٹھ جانے یا لیٹ جانے کا حکم:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جسے غصہ آئے وہ اپنی حالت بدلے حالت بدلنے سے غصہ ختم ہو جاتا ہے اس لیے ان کاموں کا حکم دیا۔ اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے. لیٹ جائے، اوپر نیچے ہو جائے. کیونکہ ان تمام صورتوں میں حالت تبدیل ہو رہی ہے اور غصہ کا علاج تبدیلی ہے.

پرچہ مشکوٰۃ شریف سالانہ 2017

سوال نمبر 2 جز (1) ترجمہ حدیث:

حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام کو قتل کیا قتل کریں گے ہم اس کو اور جس نے اپنے غلام کے اعضاء کاٹے ہم اسکے اعضاء کاٹیں گے۔

جز (2) اپنے غلام کو قصاصاً قتل کرنا:

ائمہ اربعہ: اس بات پر متفق ہیں کہ سید کو اپنے غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا

دلیل: سید اور غلام میں اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں کہ غلام کی جان کا وہ مالک ہے گویا وہ سید کی اپنی جان ہے اور یہ اصول ہے کہ اپنی جان پر زیادتی کرنے کی صورت میں انسان پر کوئی قصاص نہیں ہوتا۔

حدیث مذکور کا جواب: 1: حدیث شدت اور سختی پر محمول ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر گویا غلام کی جان کا تحفظ فرمایا اور سختی فرمائی خبردار غلام پر جسارت درازی نہ کرو ورنہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ 2 دار قطنی میں ہے کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر مارا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے قصاص نہیں لیا بلکہ اس کو کوڑے مارے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا اور مسلمانوں کے رجسٹر خوراک سے اس کا نام مٹانے کا حکم دیا۔

نوٹ: تو یہ حدیث ثابت کر رہی ہے کہ سوال والی حدیث منسوخ ہے یا پھر شدت و سختی پر محمول ہے

غیر کے غلام کو قصاصاً قتل کرنا: اس بارے اختلاف ہے

ہمارے نزدیک: قصاص لیا جائے گا

امام شافعی کے نزدیک: کوئی قصاص نہیں

امام شافعی کی دلیل: رب تعالیٰ کا فرمان الحر بالحر والعبد بالعبد

ہماری دلیل: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ

وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا العمد قود۔

شوافع کی دلیل کا جواب:

قرآن میں جو فرمایا الحر بالحر والعبد بالعبد تو الحر بالحر سے مقصود اسکے مخالف یعنی الحر بالعبد کی نفی کرنا مقصود نہیں بلکہ مقصود حر کے مقابلے میں حر ذکر کرنا ہے مطلب یہ ہے کہ یہاں مفہوم مخالف مراد نہیں اور ویسے بھی وہ ہمارے نزدیک حجت نہیں۔

سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب زنا کروانے تم میں سے کسی ایک کی باندھی پھر اسکا زنا ظاہر بھی ہو جائے۔ تو اسے کوڑے مارے صرف ملامت نہ کرے پھر اگر زنا کرے تو پھر اسے حد والے کوڑے مارے صرف ملامت نہ کرے پھر اگر تیسری بار زنا کرے تو اسکو بیچ دے چاہے ایک رسی کے بدلے

خط کشیدہ لفظ ذکر کرنے کی وجہ:

احدکم:

اس لیے کہ یہ سارا کچھ اپنی باندھی کے ساتھ کرے گا غیر کی باندھی کے ساتھ نہیں۔

جز 2:

آقا کا اپنے غلام یا باندھی پر حد جاری کرنا:

اس بارے ائمہ کا اختلاف ہے۔ کہ آقا خود اپنے غلام یا باندھی پر حد جاری کر سکتا ہے یا نہیں۔

احناف کا مذہب:

آقا خود حد جاری نہیں کرے گا

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار کام والی کے حوالے ہیں ان میں سے ایک حد لگانا ہے۔

امام شافعی کا مذہب:

آقا خود حد لگا سکتا ہے

دلیل:

یہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے۔

احناف کا مشورہ فرع کو جواب:

یہاں حد لگانا مراد نہیں ہے
بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ حد لگانے کے لیے باندھی کو امام یا ولی
کے پاس لے جانا اور اس کی بدکاری کو ثابت کرنا ہے۔

سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام
کی نظروں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب کوئی شخص نہیں تھا۔ اس
کے باوجود آپ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

خط کشیدہ عبارت کی ترکیب:

احب الیھم من رسول اللہ:

یہ عبارت "لم یکن" کی خبر واقع ہو رہی ہے۔

جز 2:

مذکورہ حدیث کا قیام تعظیمی پر دلالت کرنا:

مذکورہ حدیث قیام تعظیمی پر
دلالت نہیں کر رہی حق یہ ہے کہ آج کل قیام تعظیمی مکروہ ہونا چاہیے اس لیے کہ
اس میں تعظیم کم اور مفاد زیادہ ہیں۔ گو اصل قیام تعظیمی کتابوں (حدیثوں) سے ثابت ہے
لیکن آج کل اس کو غلط مقاصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، عموماً قیام
اللہ کی رضا کی خاطر نہیں ہوتا تعظیم کم ہوتی ہے اور ریاکاری مفاد پرستی
زیادہ ہوتی ہے۔ اور پھر اسکو اسطرح لازم کر دیا ہے کہ قیام نہ کرنے والا معطوف اور
قابل اعتراض نظروں سے دیکھا جاتا ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ یہ طریقہ بند
کر دیا جائے۔

پرچہ مشکوۃ شریف فقہی 2017

سوال نمبر 1

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پاؤ تم قوم لوط والا عمل کرتے فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

جز 2:

لوطی کی حد:

اس بارے ائمہ کا اختلاف ہے

امام شافعی، صاحبین کا مذہب:

فاعل کی حد زانی والی حد ہے

جبکہ مفعول کی حد 100 کوڑے ہیں:

امام مالک امام احمد کا مذہب:

ہر حال میں لوطی کو رجم کیا جائے

امام صاحب کا مذہب:

احادیث میں موجود مذکورہ سزاؤں میں سے امام جو مناسب سمجھے:

امام شافعی وغیرہ کی دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ

اور صاحبین فرماتے ہیں۔ یہ قضاء شہوت کے لحاظ سے زنا کے معنی میں ہے لہذا سزا بھی وہی ہوگی۔

امام صاحب کی دلیل:

یہ زنا نہیں ہے کیونکہ صحابہ کرام نے اسکی سزا میں اختلاف کیا ہے اگر زنا ہوتا تو صحابہ کرام اختلاف نہ فرماتے کیونکہ جو سزائیں اس جرم کی ہو میں آ گئی ہیں ان میں سے کسی ایک کو لے لیا جائے گا۔

سوال نمبر 2

جز 1:

ترجمہ حدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی خط لکھے تو اسے مہر لگائے کیونکہ اس سے مقصد میں کامیابی ہوگی۔

خط لکھنے کا مسنون طریقہ:

پہلے اپنا نام لکھے پھر جسکی طرف بھیج رہا ہے اسکا نام لکھے اور مکمل کرنے کے بعد اس پہ مہر لگائے

جز 2:

فلیتربہ کے مفہوم میں کتنے احتمال ہیں:

1. لکھے ہوئے کو مٹی میں بکھیر کر اس کو خشک کرے
2. جس کی طرف خط لکھ رہا ہے اس کے سامنے اظہار عاجزی اور خط میں محبت بڑھانے والا اور عجز و انکساری والا مواد لکھے

سوال نمبر 3

جز 1 ترجمہ حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھو تم تعریف کرنے والا کو تو اس کے منہ میں مٹی بکھیر دو

جز 2) فاحثوا فی وجوھھم التراب کے معانی:

1. حدیث کا ظاہر پر محمول ہے کہ جب محض لالچ کی وجہ سے تعریف کریں تو انکے منہ میں مٹی پھینکو
2. جو مال وغیرہ لینے کے لیے تعریف کر رہے ہیں دے دو گویا مال حقارت کی وجہ سے مٹی ہے۔
3. اسکو کوئی تھوڑی سی چیز دے دو جسکی کوئی اہمیت نہ ہو۔
4. جس مقصد کے لیے تعریف کر رہا ہے وہ مقصد پورا نہ کرو اور اسکو ذلیل و رسوا کرو۔

خلاصہ یہ ہے کہ کسی کے اس غلط/برے عمل کی حوصلہ افزائی نہ کرو۔

پرچہ مشکوۃ شریف سالانہ 2018

سوالنمبر 1

جز الف:

ترجمہ حدیث:

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی امتوں سے ایک آدمی تھا جسے زخم تھا پریشان ہو کر چھری لی اور اپنا ہاتھ کاٹ دیا خون نہ رکا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالی نے فرمایا مجھ پر میرے بندے نے اپنی جان پیش کرنے میں جلدی کی میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

صرف خودکشی سے جنت حرام ہوئی؟

جی ہاں جنت خودکشی کی وجہ سے حرام کی گئی۔

اور دوسرا واضح کے

وجہ: یہ ہے کہ یہ جان انسان کی ملکیت نہیں اس میں رب تعالی کے بر ملکی کوئی تصرف نہیں کر سکتا جب رب تعالی اس کا مالک ہے تو انسان نے خودکشی کر کے اپنے غیر کی شئ میں تصرف کیا جسکی اس کو اجازت نہ تھی اس لیے اسے جنت میں داخل نہ کرنے کی صورت میں سزا دی۔ لیکن حرام کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کافر ہو گیا کیونکہ خودکشی کرنے سے بندہ کافر نہیں ہوتا۔ جتنا عرصہ رب چاہے گا دوزخ میں رہے گا پھر جنت میں جائے گا۔

جز ب:

خودکشی کرنے والے کے لیے دعائے مغفرت کرنا:

جی ہاں خودکشی کرنے والے کے لیے دعائے مغفرت کی جا سکتی ہے۔

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم ولیدیہ فاغفر۔

سوال نمبر 2

جز ا

ترجمہ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار قتل خطا یعنی شبہ عمد کی دیت سو اونٹ ہیں جن میں سے ۴۰ وہ اونٹنیاں ہوں جنکے پیٹ میں بچے ہوں یعنی حاملہ ہوں۔

خط کشیدہ کی ترکیب:

اس میں تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

1 خطا سے بدل 2 صفت بنے 3 اعنی فعل مقدر کا مفعول بہ

جز ب:

قتل عمد، شبہ عمد، قتل خطا، میں سے ہر ایک کی دیت:

قتل عمد: ۱۰۰ اونٹ

شبہ عمد: ۱۰۰ اونٹ جن میں سے ۴۰ اونٹنیاں حاملہ ہوں

قتل خطا: ۱۰۰ اونٹنیاں، اس ترتیب سے ۲۰ بنت مخاض ۲۰ ابن مخاض ۲۰ بنت لبون ۲۰ جزعہ ۲۰ حقہ

قتل عمد:

آلہ قتل کے ساتھ کسی کو قتل جان بوجھ کر کرنا

شبہ عمد:

اس آلہ کے ساتھ قتل کرنا جو عموماً قتل کے لیے استعمال نہیں ہوتا مثلاً مسلسل لاٹھیاں مار کر قتل کرنا۔

قتل خطا:

غلطی سے کسی کو قتل کرنا

مثلاً تیر اندازی کر رہا تھا اچانک کوئی سامنے آیا تیر لگا مر گیا۔

سوال نمبر 3

جز ا
ترجمہ حدیث:

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابو حسین مکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لٹکے ہوئے پھل میں ہاتھ نہیں کٹے گا اور بکری کی محفوظ کی ہوئی چیز میں بھی ہاتھ نہیں کٹے گا جب اسے باڑہ یا ڈھیر پناہ دے پھر اس چیز میں ہاتھ کٹے گا جبکہ قیمت ڈھال کو پہنچے

نصاب سرقہ میں امام شافعی کا قول:

دینار کی چوتھائی نصاب سرقہ ہے۔

لہذا جس نے ایسی چیز چوری کی جسکی مالیت دینار کی چوتھائی یا اس سے زیادہ تھی تو اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

جز ب:
مطلقاً پھلوں کی چوری کرنے پر حد سرقہ کا جاری کرنا:

احناف:

درخت پر کھڑے ہوئے پھل یا کاٹ کر رکھے ہوئے چوری کرنے کی صورت میں ہاتھ نہیں کٹیں گے۔ اس لیے کہ ہاتھ وہاں کٹیں گے جہاں مال محفوظ کو چرایا ہو اور جو درخت پر کھڑے ہیں یا توڑ کر غیر محفوظ جگہ پر ہیں تو محفوظ نہ ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہیں کٹے گا۔

شوافع:

شہر کے باغات جنکے گرد چار دیواری نہ ہو پھل چرانے کی صورت میں ہاتھ نہیں کٹیں گے

پرچہ مشکوۃ شریف ضمنی 2018

سوالنمبر 2

جز (الف)

ترجمہ حدیث:

عمرو بن شعیب وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر قتل کیا وہ مقتول کے وارثوں کے حوالے کیا جائے اگر چاہیں تو اسے قتل کر دیں اگر چاہیں تو دیت لے لیں اور وہ یہ ہے 30 حقہ 30 جزعہ 40 خلقہ اور جس پر مصالحت کریں وہ انہیں ملے گی۔

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

حقہ: اونٹنی کا بچہ جو ایک سال کا ہو۔

جزعہ: اونٹنی کا بچہ جو چار سال کا ہو۔

خلقہ: حاملہ اونٹنی

جز (ب):

قصاص کا لغوی معنی:

برابری قص یقص سے

اصطلاحی معنی:

ایسی سزا جو جرم کے مماثل اور مساوی ہو جیسے قتل کی سزا قتل۔

دیت کا لغوی معنی:

ودی، یدی کا مصدر ہے عدۃ کے وزن پر معنی ہے ادا

اصطلاحی معنی:

ایسا مال جو جرائم کے بدلے مجرم کو یا اس کے خاندان کو دینا پڑتا ہے

قصاص کے بارے میں قرآنی آیات:

1. ولکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس والعین بالعین ... الآیۃ
2. من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعاً
3. ولکم فی القصاص حیوٰۃ
4. یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد ... الآیۃ

دیت کے بارے قرآنی آیات:

1. من قتل مومنا خطا فتحریر رقبۃ مومنۃ ودیۃ مسلمۃ
2. ومن قتلہ منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم

من یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم

سوال نمبر 2

جز (الف)

ترجمہ حدیث:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا فیلہ

فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطا کی دیت میں 20 بنت مخاض

20 ابن مخاض 20 بنت لبون 20 جزعہ 20 حقہ۔

بنت مخاض

اونٹنی کا وہ بچہ جو ایک سال کا ہو۔

بنت لبون:

اونٹنی کا وہ بچہ جو دو سال کا ہو۔

جز ب:

یہ سالانہ پرچہ 2018 سوال نمبر 2 جز ب میں گزر چکا ہے۔

سوال نمبر 3

جز الف:

ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی گئی

فرمایا حدود کو ختم کرو مسلمانوں سے جتنی تم طاقت رکھو اگر مجرم کے لیے

کوئی راہ ہو نکلنے کی تو اسکی جان چھوڑو۔ کیونکہ امام کا معافی میں غلطی

کرنا بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے

مفہوم حدیث:

اگر مجرم کی معافی کی کوئی صورت نکلتی ہے اور اسکا جرم ہونا

مشہور ہو اور قطعی دلائل سے ثابت نہیں ہوتا تو اسے حد نہ لگائی جائے

اس لیے کہ قاضی اگر حد جاری کرنے کا فیصلہ کرے سطحی بنیادوں پر گہری نظر کیے بغیر

اور وہ فیصلہ خلاف واقعہ ہو تو یہ بہت بڑی خطا ہے کہ اسکی مستی سے

انسانی جان ضائع ہوگئی اور اگر قاضی فیصلے میں غلطی کرکے مجرم کو معاف کر دے

سزا معطل کر دے تو غلطی ہے لیکن اس غلطی سے نہ تو انسانی جان جا رہی ہے

اور نہ ہی ایسا نقصان ہو رہا ہے جسکی تلافی ہو۔ اس لیے حدود جاری

کرتے وقت انتہائی احتیاط مطلوب ہے۔

جز ب:

قاضی کا زنا کا اقرار کرنے والے سے سوالات کرنا:

1. زنا کی تعریف پوچھے 2. یہ پوچھے کس طرح زنا کیا

3. پوری تفصیل کے ساتھ جواب حاصل کرے جس سے یہ یقین ہو جائے

کہ اس کی شرمگاہ اسکی شرمگاہ میں داخل ہوئی۔

جو کام بیوی کے ساتھ حلال انداز میں کیا جاتا ہے اس نے وہی کام

حرام انداز میں کیا۔

4. اگر گواہوں سے ثابت ہے تو اسکی سچائی اور گواہی گہری نظر سے

حاصل کی جائے۔

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

یہ جلیل القدر صحابی تھے

ان کے والد وصال کر گئے تھے حضرت ہزال نامی صحابی نے انکی پرورش کی.
اسکی ایک باندی بعض روایات کے مطابق جسکا نام فاطمہ تھا اس
سے انہوں نے زنا کیا لیکن خوف خدا شدید ترین پیدا ہوا تو انہوں
نے استغفار بہت زیادہ کی یہاں تک کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ انہوں نے جتنی توبہ کی اس انکی توبہ سے 70 بدکاروں کی معافی
ہو سکتی ہے۔

حضرت ہزال نے جب انکا شدید خوف دیکھا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جاؤ اور ان سے بیان کرو۔ ہزال کا مقصد یہ نہ تھا کہ انہیں
سزا ملے بلکہ محض انکا اضطراب دور کرنے کیلیے بھیجا۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب
امام کے سامنے جرم ثابت ہو جائے تو پھر حد لگانا اسکی ذمہ داری ہے
بہر حال بار بار اقرار کرنے کے بعد نبی پاک نے انہیں سزا دی اور نبی پاک
نے چنے کے برابر اپنی انگلی اٹھا کر پھینکی گویا رجم کی ابتدا تھی اس کے بعد جب تک ایک
کر رجم کی قوم کا معمور بنا لیا۔ انکی نگرانی میں انہیں رجم کی گئی، صحابہ کرام جن
میں حضرت خالد بن ولید بھی شامل تھے نے انکو رجم کی۔ خالد بن ولید نے جب یہ
دوڑے اور بھاگنے جا رہے تھے اونٹ کا جبڑا انہیں مارا جس سے اس کا
خون بہہ نکلا حضرت خالد کے کپڑوں پر لگا انہوں نے کچھ سخت کلمے کہے جس پر
نبی پاک نے فرمایا خالد چپ رہو کیونکہ رب تعالیٰ نے انکی بخشش پہلے ہی کر دی۔
رجم کے بعد نبی پاک نے انکی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں دفن کیا اور بڑے اچھے
الفاظ سے تعریف کی فرمایا اس کی توبہ سے بہتر توبہ کونسی ہے کہ انہوں نے رب کی بارگاہ
میں جان کا نذرانہ پیش کیا نبی پاک نے فرمایا میں انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں وہ
جنت کی نہروں میں غوطے کھا رہا ہے

آیت رجم: الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم
یہ آیت سورۃ احزاب کے اندر تھی تلاوت منسوخ کر دی گئی لیکن حکم باقی ہے

پرچہ مشکوٰۃ شریف ۱۱/۳ ۲۰۱۹

سوال نمبر ۲

جز ا

ترجمہ حدیث:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک نے فرمایا ہر گناہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے مگر جو شرک کی حالت میں مر گیا جو مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے

تطبیق:

یہ حدیث شدت اور سختی پر محمول ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل جیسے سخت جرم سے بچانے کے لیے سختی فرمائی اور متقین (شارح) کو اختیار ہے کہ وہ کسی جرم کو سخت انداز میں پیش کر کے اس سے نفرت دلائے یہ بھی ممکن ہے کہ حدیث کا مطلب ہو جس نے مومن کو مومن ہونے کی وجہ سے مار ڈالا ہو وہ کافر ہو جائے گا

جز: ب:

مومن کی جان کا قیمتی ہونا، قرآن و حدیث کی روشنی میں:

رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا من قتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم مومن کی جان بہت قیمتی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے کعبے کا آخری طواف کیا اور فرمایا تیری عظمت بہت بڑی ہے لیکن ایک مومن کی جان کو ضائع کرنا تیری عظمت سے کہیں زیادہ ہے۔ ایک انسان کو قتل کرنا اس میں بے شمار قباحتیں ہیں۔ ۱ انسان کی تذلیل ۲ رب تعالیٰ کے حکم سے عدولی ۳ زمین پر فساد اور خون ریزی ۴ رب تعالیٰ اور اسکے بندے کے درمیان بندگی کا جو تعلق تھا اسکو منقطع کرنا ۵ اور اصل چیز یہ ہے کہ انسان اگر صحیح معنی میں انسان ہے تو اسکی قیمت رب تعالیٰ کے سوا کوئی دے نہیں سکتا کو اس نے ایک ایسی چیز ختم کی جسکی قیمت ہم پوری کائنات بھی نہیں بن سکتی۔

مسجع

مولانا رومی نے بڑا خوب فرمایا:

دل بدست آور کہ حج اکبر است — از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

کعبہ بنیاد خلیل آزر است — دل نظر گاہ جلیل اکبر است

سوال نمبر 2

جز الف:

ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا پیٹ کے اندر بچے کے بارے جبکہ قتل کر دیا جائے ماں کے پیٹ میں غلام یا باندی کا جس کے خلاف فیصلہ فرمایا وہ کہنے لگا ۔۔۔ اس کا تاوان کیونکر دوں جس نے ابھی نہ کھایا نہ پیا نہ گفتگو کی اور نہ اس نے چیخ ماری ان جیسی چیزیں قابل ضیاع ہیں۔ اس پر نبی پاک نے فرمایا یہ تو صرف کاہنوں کا بھائی ہے۔

جزو

جز: ب:

الکہان: کاہن کی جمع ہے بمعنی اقسام میں صحیح ہے۔

لغوی معنی ہے آئندہ کے واقعات کی خبر دینے والا

بعض نے کہا جو علم غیب کا دعویٰ کرے۔

اخوان الکہان کہنے کی وجہ:

500 درہم

کچا بچہ یا مکمل بچہ عورت کے پیٹ میں مر گیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل کے ورثاء کو حکم دیا کہ اسکی دیت ادا کریں اگر بچہ عورت کے پیٹ سے باہر آنے کے بعد ہلاک ہو تا تو اسکی دیت 100 اونٹ ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر قاتل کے ورثاء میں سے ایک شخص نے مسجع و مقفیٰ گفتگو کرتے ہوئے کہا جب بچہ پیٹ میں تھا پیدا ابھی نہیں ہوا نہ اس نے کوئی چیز کھائی نہ پانی پیا نہ بات کی نہ چیخا۔ تو پھر اسکی دیت کا کیا مطلب۔ گویا اس نے نص کے مقابلہ میں قیاس کو ترجیح دی جو باطل ہے۔ تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کاہن کا بھائی قرار دیا۔ اور فرمایا غیب کی خبر بنی جاتی ہے یا کوئی منہ پھٹ شخص۔ چونکہ بر وقت اسکی گرفت کرنا ضروری تھا اس لیے نبی پاک نے اصطلاحاً اسے کاہن کا بھائی قرار دیا تھا

سوال نمبر 3

جز الف:

ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں اور عیسائیوں کو پہلے سلام نہ کرو جب انہیں راستے میں ملو تو انہیں تنگ راستے کی طرف جانے میں مجبور کرو۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

اگر گلی میں سامنے یہودی یا عیسائی آ جائے تو اسے گلی کے درمیان میں مت چلنے دو بلکہ اسے مجبور کرو کہ وہ ایک کونے پر دیوار کے ساتھ چمٹ کر چلے کیونکہ راستے کے درمیان میں چلنا یہ عموماً تعظیم اور جلال کو ظاہر کرتا ہے جبکہ یہ عزت کے قابل نہیں اس لیے انہیں کونے پر چلا کر یہ ظاہر کیا جائے کہ یہ سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔ لہذا اب ان کا راستہ درمیانہ نہیں بلکہ ٹیڑھا ہے۔

جز ب:

یہود و نصاریٰ کو سلام میں ابتداء سے منع فرمانے کی وجہ:

1 دور رسول میں یہودی اور عیسائی السلام علیکم کی بجائے السام علیکم کہتے تھے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انہیں جواب میں صرف علیکم کہو کیونکہ انہوں نے جو تم کو بددعا دی وہ انہیں کی طرف پلٹ جائے گی

2 ان کا جواب سکوت سے دیا جائے 3 انہیں محض وعلیکم کے الفاظ سے جواب دیا جائے

4 اگر کافر صحیح الفاظ "السلام علیکم" کے ساتھ بھی سلام کہے تب بھی اسے جواب دینے سے احتراز کیا جائے۔

کلمہ گو گمراہ کو سلام کہنے کا حکم:

ایسے کلمہ گو گمراہ لوگ جنکی بدمذہبی واضح و یقینی ہو تو انکو السلام علیکم کہنے یا جواب دینے کا حکم کافر کے حکم کی طرح ہے۔